بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴م

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ رجب سنہ ۱۳۹۵ھ ۷ ظہور سنہ ۱۳۵۴ہش ۷ اگست سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۰

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کیلئے

احباب خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اپنی لمبی اور مستقل علالت کے پیشِ نظر طبّی معائنہ اور علاج کی غرض سے کچھ عرصہ کے لئے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ، التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ الشافی محض اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت بخشے اور اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے اور حضور بخیر و عافیت اِس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

اخبارِ احمدیّہ:۔ ربوہ ۷ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔

نمایاں کامیابی

مکرم میجر محمد الیاس صاحب کی بیٹی اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن کی نواسی آنسہ الیاس امسال پشاور بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے میٹرک کے امتحان سائنس گروپ میں ۷۵۲ نمبر حاصل کر کے لڑکیوں میں اوّل رہی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی کامیابی مبارک کرے اور یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا ایک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع

مرکز کی منظوری سے ۳۱ اگست بروز اتوار ضلع لاہور کا سالانہ یک روزہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ہوگا۔

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ خدام کو اس تربیتی اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ اِس اجتماع کے آخر میں خدام و اطفال کا ایک امتحان ہوگا جس کا نصاب حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم آخری پانچ سورتیں مع ترجمہ
۲۔ ہماری تعلیم
۳۔ دس شرائط بیعت

اِس امتحان کی خصوصیّت یہ ہے کہ اوّل دوم اور سوم آنے والوں کو مجلس مرکزیہ کی طرف سے خاص انعام دیا جائے گا۔

تمام خدام و اطفال اس کورس کی تیاری فرمائیں۔

(ملک منور احمد جاوید
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اولاد کو متّقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دُعا کرو

وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متّقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اِس امر میں کرو۔"

"پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متّقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لوگے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ اِن دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچّوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اِس مقصد کو حاصل کرو اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔"

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو اُن کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیّت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور ان کی بد اطواریوں سے مُشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔"

"اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۰۹، ۱۱۰)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۷ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! تم سب (کے سب) اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑلو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اُس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کردی جس کے نتیجہ میں تم اُس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ پراگندہ مت ہوں اور اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اُس نے تمہاری تمام آپس کی دشمنیوں کو مٹاکر تمہارے قلوب میں ایک دوسرے کے لئے محبت و الفت کے جذبات پیدا کردیئے ہیں جس کے نتیجہ میں تم اخوت و محبت کی لڑی میں منسلک ہوگئے۔ اس طرح خدا نے باہمی عداوت اور اختلاف و انشقاق کی اس آگ سے تمہیں بچالیا جس کے عین کنارہ پر تم کھڑے تھے۔

یہ آیات ایک ایسے زریں اصول کی نشاندہی کرتی ہیں جو قومی اور جماعتی ترقی کے لئے اساسی اہمیت کا حامل ہے، اقوامِ عالم کی پوری تاریخ گواہ ہے کہ جس قوم نے بھی اس حکم پر عمل کیا وہ ترقی کرتی چلی گئی۔ اور جس قوم نے باہمی محبت کی جگہ اختلاف و انشقاق کو اپنا وطیرہ بنالیا وہ سرعت کے ساتھ تنزّل کے گڑھے میں گرتی چلی گئی اور ذلت و ادبار اس کا مقدّر بن گیا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بارہ میں اپنی اُمّت کو تاکیدی ارشادات اور ہدایات سے نوازا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:۔

"اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا" (ترمذی)

یعنی مومنوں کی مثال اس عمارت کی طرح ہونی چاہیئے جس کا ہر حصّہ دوسرے حصے کو مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى" (مسلم)

یعنی باہمی محبت، رحم اور شفقت کے سلسلے میں مومنوں کی مثال اس جسم کی سی ہے کہ جب ایک حصہ جسم کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو تمام جسم بے خوابی اور حرارت محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح مومنوں میں سے اگر کسی ایک کو کوئی تکلیف پہنچے تو پوری قوم اور جماعت کو یہ تکلیف محسوس کرنی چاہیئے اور اس کا تدارک کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اور بالخصوص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خدا اور اسکے رسول کے ان احکام پر پوری طرح عمل کیا اور اس شان سے عمل کیا کہ خود خدا تعالیٰ نے انکی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ہیں یعنی وہ آپس میں حد درجہ کے شفیق اور ہمدرد، اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والے اور اسکے رنج و غم میں شریک ہونے والے ہیں گویا یوں معلوم ہوتا ہے کہ پوری جماعت ایسے افراد پر مشتمل ہے جو حقیقی بھائی ہیں ایک دوسرے سے کوئی اختلاف نہیں، کوئی رنجش نہیں، کوئی حسد اور عداوت نہیں وہ سب ایک دوسرے کیلئے دُعائیں کرنے والے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں کی ترقی پر خوشی محسوس کرتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں ــــ یہ ہے باہمی اخوت و محبت اور شفقت و ہمدردی کا وہ نمونہ جو صحابہ کرام نے پیش کیا اور جس پر خدا تعالیٰ کی پاک کتاب نے گواہی دی ہے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو جسے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اس نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ چنانچہ ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے آج بھی بحیثیت مجموعی باہمی محبت و الفت اور شفقت و ہمدردی کی رُوح زندہ اور قائم ہے اور اخوت و مؤدت کی ایسی تابندہ مثالیں ہمارے اندر موجود ہیں جن کی نظیر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ان مثالوں اور اس رُوح کو پوری طرح قائم اور برقرار رکھنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہی خدا تعالیٰ نے یحی الدین ویقیم الشریعۃ مقرر فرمایا ہے یعنی ہم نے دین اور شریعت اسلامیہ کی ان تمام خصوصیات کو ازسرِنو زندہ کرنا ہے جنہیں اپنے اندر پیدا کرنے کا خدا اور اسکے رسولؐ نے حکم دیا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ازبس ضروری ہے کہ ہم باہمی محبت و مؤدت کے اسلامی حکم پر بھی پوری طرح عمل پیرا ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کی ابدی برکات کے وارث بنیں۔ حال ہی میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے طبّی معائنہ اور علاج کے لئے بیرون ملک سفر پر جاتے ہوئے جماعت کے نام جو محبت بھرا پیغام دیا ہے اس میں بھی حضور ایدہ اللہ نے خاص طور پر اس طرف ہمیں توجہ دلائی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"آپس میں پیار اور اتحاد سے رہیں"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دراصل خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک حکم پر عمل کرنے کی تاکید ہے۔ اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کو بار بار اور کثرت کیساتھ توجہ دلائی ہے۔ حضور کے دل میں اپنی جماعت میں جس قسم کی اخوت و ہمدردی کی رُوح پیدا کرنے کی تڑپ تھی اس کا اندازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل تحریر سے لگایا جاسکتا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جبتک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور مَیں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اُٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اُسکو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں اسکے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کوئی سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے تو چاہیئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اُس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور رُوحانی طور پر بیمار ہے ... غصّہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جواں مردی ہے۔" (شہادت القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت خداوندی کا ایمان افروز منظر ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ

(۵)

یہ قافلہ ہجرت سراقہ کے واپس ہونے پر متواتر آٹھ ایام کے سفر کے بعد بارہ ربیع الاول سنہ ۱ھ مطابق ۲۷ رجون سنہ ۶۲۲ء کو مدینہ کے پاس پہنچا۔ مدینہ کے چھوٹے اور بڑے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں چشم براہ تھے ہر گھر میں حضور کی آمد کا ذکر تھا اور ہر مجلس میں حضور کے استقبال کا چرچا تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے کہتے تھے

رسول اللہ تشریف لا رہے ہیں

اہل مدینہ روزانہ شہر سے باہر جا کر انتظار کرتے ایک دن ایک یہودی نے اپنے قلعہ کی بلندی سے ایک قافلہ دیکھا اس نے بلند آواز سے کہا

یا بنی قیلۃ، ھذا
جدکم الذی تنظرون؟

اے بنی قیلہ! یہ تمہارا نصیب آگیا جس کی تم انتظار کر رہے ہو یہ فقرہ سنتے ہی اہل مدینہ کے چھوٹے اور بڑے نعرہ ہائے تکبیر لگاتے ہوئے اپنے گھروں سے۔ وہاں کے رواج کے مطابق اپنے ہتھیار لگا کر باہر نکل آئے اور عربوں میں ہتھیار لگا کر استقبال کرنا اس امر کی علامت ہے کہ ہم اس معزز مہمان کی خاطر جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ اب ہماری حفاظت اور امان میں ہے

مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک بیرونی آبادی قبا تھی پہلے آپ نے وہاں بارہ دن قیام فرمایا یہاں حضرت علیؓ بھی پروگرام کے مطابق لوگوں کی امانتیں ادا کر کے آپ کے پاس پہنچ گئے۔

قبا میں پہنچتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی جس کا ذکر قرآن کریم میں یوں ہے

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ

اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۚ فِيْهِ رِجَالٌ
يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ

(سورہ توبہ)

وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوے پر رکھی گئی ہے زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو اس میں ایسے لوگ ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ بالکل پاک ہو جائیں اور اللہ کامل پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اس مسجد کی تعمیر کے بعد آپ مدینہ روانہ ہوئے راستہ میں آپ نے بنی سالم کے محلہ میں جمعہ کی نماز ادا کی مورخین کے قول کے مطابق یہ پہلا جمعہ تھا جو پڑھایا گیا۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر آپ کا قافلہ آگے روانہ ہوا۔ انصار انتہائی مسرور پیدل اور سوار آپ کے ساتھ ہیں ہر شخص کی خواہش ہے کہ میں حضور کی اونٹنی کی زمام پکڑوں اکثر انصار کو یہ موقع دیا گیا۔ جس گھر کے سامنے سے آپ گزرتے اس کے مالک نے عرض کیا

یا رسول اللہ یہ میرا گھر حاضر ہے۔

اس اژدہام اور ہر دوست کی با اصرار خواہش پر حضور نے فرمایا:۔

خلّوا سبیلہا فانہا
مامورۃ

میری اونٹنی کو چھوڑ دو یہ اس وقت مامور ہے یعنی خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ہے۔ اہل مدینہ آپکی آمد پر اس اژدہام میں والہانہ انداز سے ترنم کے ساتھ یہ گیت گا رہے تھے۔

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع

ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں رات کے چاند نے طلوع کیا ہے اس لئے اب ہم پر ہمیشہ کے لئے شکر واجب ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے جا کر بیٹھ گئی آپ نے اونٹنی سے اترتے ہی فرمایا کہ یہاں سے قریب ترین گھر کس مسلمان بھائی کا ہے؟ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے آگے بڑھ کر عرض کیا

یا رسول اللہ! یہ میرا گھر ہے تشریف لے چلیے چنانچہ آپ نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی یہ دعا کی۔

رب انزلنی منزلا
مبارکا وانت خیر
المنزلین

آپ نے اس گھر میں سات ماہ تک قیام فرمایا۔ یہ مبارک گھرانہ قبیلہ بنی نجار کے قریب ہی تھا وہاں کی خواتین نے آپ کو عقیدت و محبت سے

اہلاً و سہلاً و مرحباً

کہتے ہوئے کہا:۔

نحن جوار من بنی نجار
یا حبذا محمد من جار

یہ ہے واقعہ ہجرت جس کی عالمی تقریب منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ واقعہ ہجرت تعمیری انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ اس سے عظیم فتوحات اور ملکی کامیابیاں وابستہ تھیں اور اسلام کو ہجرت کے بعد عظیم شوکت حاصل ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے قیام مدینہ میں یہودی فتنہ کا قلع قمع کیا اور ان کو جزیرہ عرب سے ان کی شرارتوں اور سرکشیوں کی وجہ سے نکالا۔ کاش کہ مسلمان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم کارنامہ سے ہی سبق حاصل کرتے اور یہود کی شرارتوں سے چوکنا رہتے آج اس غفلت کے نتیجہ میں یہودی فتنہ عالمی فتنہ بن چکا ہے اور بالخصوص مشرق وسطی کے حرمن امن کے لئے یہ ایک دائمی چنگاری ہے اور اقوام متحدہ کا ادارہ بھی اس میں ناکام ہو چکا ہے۔ استعماری حکومتوں کی پالیسی اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہے۔

دشمن کے مقابلہ میں الٰہی تائید و نصرت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے سید و مولیٰ خیر الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مکہ معظمہ میں جب دشمنوں نے قتل کرنے کے لئے چاروں طرف سے آپ کے گھر کو گھیر لیا تھا۔ ایسا ہی اضطراب پیش آیا تھا اور آپ نے دعا بھی نہیں کی تھی۔ بلکہ راضی برضا ہو کر خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیا۔ پھر دیکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے کیسے بچا لیا۔ دشمنوں کے بیچ میں سے گذر گئے۔ اور ان کے سر پر خاک ڈال گئے۔ مگر ان کو نظر نہ آسکے۔ پھر مخالف لوگ بعد ایک سراغ رساں کے اس غار تک پہنچے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخفی تھے۔ مگر اس جگہ بھی خدا تعالےٰ نے دشمنوں کو اندھا کر دیا اور وہ نہ دیکھ سکے۔ پھر ایک نے ان میں سے ایسے وقت میں خبر پا کر تعاقب کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی راہ میں جا رہے تھے مگر وہ اور اُس کا گھوڑا ایسے طور سے زمین پر گرے کہ وہ سمجھ گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں اور خدا ان کے ساتھ ہے۔" (اشتہار ۷ مئی ۱۸۹۶ء حاشیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سواحیلی زبان کا روشن مستقبل

مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ

اکرا میں گزشتہ دنوں "یونین آف دی سٹیٹس آف افریقن پیپلز" کے افتتاحی اجلاس میں بعض اہم اور دور رس فیصلے کئے گئے ہیں۔ ایک فیصلہ جسے تمام ارکان کی تائید حاصل تھی سواحیلی زبان کو براعظم افریقہ کی واحد زبان بنانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے قبل افریقی اتحاد کی مجالس میں عربی۔ انگریزی اور فرانسیسی زبانیں استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ لیکن افریقی عوام و خواص میں یہ احساس ترقی پکڑ رہا ہے کہ افریقہ کو متحد کرنے کے لئے کسی ایک افریقی زبان کا انتخاب ضروری ہے شمالی افریقہ میں عربی زبان رائج ہے نائیجیریا کی ہاؤسا زبان بھی وسیع علاقہ میں بولی جاتی ہے۔ مشرقی اور وسطی افریقہ میں سواحیلی بکثرت بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ سواحیلی زبان کو سارے براعظم کی زبان بنانے کا فیصلہ افریقی نمائندوں کا بہت جرأت مندانہ اقدام ہے بالخصوص ایسے حال میں جبکہ اس اجلاس کا انعقاد مغربی افریقہ کے ملک غانا میں ہوا اور نمائندوں کی بھاری اکثریت کا تعلق مغربی افریقہ کے ملکوں سے تھا۔ جو خود اس زبان کو استعمال نہیں کرتے۔

آج سے بیس سال قبل روم میں منعقد ہونے والی "سیکنڈ کانگریس آف بلیک رائٹرز" میں لسانی اتحاد کی ضرورت کا اظہار کیا گیا تھا۔ لیکن کسی ایک زبان کا انتخاب معرض التواء میں پڑا رہا۔ بیشتر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ ایک وہمی خیال تھا۔ مگر حالیہ اجلاس نے ثابت کر دیا ہے کہ افریقہ لسانی طور پر متحد ہونا چاہتا ہے اور افریقی ممالک اس کے لئے ضروری قدم اٹھانے کے درپے ہیں۔ افریقہ میں بولی جانے والی دو ہزار سے زائد زبانوں میں سے سواحیلی کا انتخاب ہوشمندانہ اقدام ہے۔ جنوب میں موزمبیق تک اور مغرب میں سابقہ صوبہ کٹانگا (زائر) تک یہ زبان بولی جاتی ہے کینیا اور تنزانیہ کی حکومتیں اسے سرکاری زبان قرار دے چکی ہیں۔ تنزانیا کی حکومت اس کی ترویج و اشاعت کے لئے خاص جد و جہد کر رہی ہے۔ زبان میں وسعت اور گہرائی پیدا کرنے کے لئے ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اس زبان میں جدید لٹریچر پیدا کرنے کے لئے حکومت انعامی مقابلے کرواتی ہے جنہیں بعد میں کتابی صورت میں شائع کر دیا جاتا ہے اور انہیں تعلیمی نصاب کا حصہ بنا دیا جاتا ہے۔

سواحیلی شاندار مستقبل کی حامل بنتو زبان ہے۔ لیکن دوسری زبانوں کے الفاظ سمو لینے کی اس میں خاص استعداد پائی جاتی ہے۔ اب تک اس میں عربی۔ فارسی انگریزی۔ پرتگیزی۔ ہندی اور پنجابی کے الفاظ شامل ہو چکے ہیں۔ اب جبکہ اسے سارے براعظم کی زبان کے طور پر اپنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس میں مزید ضروری الفاظ داخل کئے جائیں گے بہت سے الفاظ باہم اختلاط سے خود بخود شامل ہو جائیں گے اور اخبارات کتب اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ انہیں عام کر دیا جائے گا۔ اور اس زبان کو اختیار کرنے میں کوئی ناقابل حل مشکل پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ تلفظ اور گرامر کے لحاظ سے یہ بہت سادہ اور آسان زبان ہے۔ مشرقی یا مغربی زبانوں کی طرح اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ نہ ہی اس کے لہجے میں کوئی دقت ہے۔ بلکہ جس طرح یہ بولی جاتی ہے۔ بعینہ اسی طرح لکھی بھی جاتی ہے۔

اس تمہیدی اجلاس میں افریقن کواپریٹو پبلشنگ ہاؤس" کے قیام پر بھی زور دیا گیا ہے جس کا کام سواحیلی زبان میں لٹریچر پیدا کرنا اور درسی کتب شائع کرنا ہوگا۔ دوسری زبانوں سے تراجم کی اشاعت بھی اسی کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس طرح اس زبان کی ترویج و اشاعت کے لئے ٹھوس علمی قدم اٹھائے جائیں گے۔ اس اجلاس میں افریقی آزاد حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ تمام حکومتی مدارس میں سواحیلی زبان کو نصاب کا حصہ بنایا جائے اور بعض غیر ضروری مضامین کو خارج کر دیا جائے۔ یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ سواحیلی زبان میں ایک مجلہ شائع کیا کرے گی۔ جس میں اس زبان سے تعلق رکھنے والے مضامین شائع ہوں گے اور اس کی ترویج کے لئے علمی ذرائع پر بحث ہوگی اور تنقید و تبصرہ ہوگا

یونین کی رکنیت کے بارہ میں ابھی تک قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ سال فروری میں جو اجلاس سینیگال میں منعقد ہوگا اسمیں حتمی فیصلہ کیا جا سکے گا کہ کون کون سے ملک اس میں نمائندہ کے طور پر شرکت کر سکیں گے۔ غالباً جنوبی افریقہ کو اس کا رکن بننے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اسی طرح دوسرے ممالک کو بھی جو افریقی عوام کی آزادی میں روک پیدا کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ اجلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان تقریباً تمام آزاد حکومتوں کی نمائندگی کریں گے یونین کا مرکز غانا رہے گا۔

سواحیلی زبان اب ایک علمی زبان بن چکی ہے مختلف عیسائی مشنوں نے اپنے اپنے نقطہ نگاہ کے مطابق اس زبان میں بائبل کے تراجم کئے ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں بائبل کا یونین ورشن شائع ہوا جسے تمام عیسائی فرقوں کی حمایت حاصل ہے۔ ۱۹۵۳ء میں جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر شائع کی جس سے

سواحیلی

لٹریچر میں معلومات اور افکار کا گرانقدر اضافہ ہوا اور مسلمانوں کی عقل کو مدبرانہ نہج پر چلاتے ہوئے اخلاقی اور روحانی علوم سے ہمکنار کیا گیا۔ اس ترجمہ اور تفسیر سے قبل جماعت نے دو درجن سے زائد کتب اس زبان میں شائع کی تھیں جن کے متعدد ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ تقریباً تین سال سے ایک اخبار اس زبان میں ماہوار شائع ہوتا ہے جسے مذہبی ذوق رکھنے والے مسلمان اور عیسائی پسند کرتے ہیں۔ اب اس زبان میں دعوۃ الامیر کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی گرانمایہ تصنیف ہے اور ضخیم کتاب ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف کشتی نوح کا ترجمہ تقریباً چالیس سال سے مشرقی افریقہ کے تمام حلقوں میں مقبول ہے۔ وسطی افریقہ میں بھی ہمارا سواحیلی لٹریچر مسلمانوں کے لئے روحانی سہارا ہے۔

اب نئے فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنانے سے سواحیلی زبان کی اہمیت وسعت اور ہمہ گیری بڑھ جائے گی اور ہمارا پیش کردہ لٹریچر سارے براعظم میں اشاعت پذیر ہوگا دنیا کے حالات اتحاد کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کیلئے کام کے نئے امکانات روشن سے روشن تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارا آخری نصب العین عربی زبان کو ساری دنیا میں رائج کرنا ہے اور سواحیلی زبان کی وسعت اس کی طرف ایک ابتدائی قدم ہے۔ کیونکہ اس میں عربی الفاظ کی کثرت ہے۔ مشرقی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں جو زبان بولی جاتی ہے۔ اس میں اکثریت عربی الفاظ کی ہے۔ براعظم افریقہ سے قدم بڑھا کر عربی زبان باقی علاقوں میں بھی جڑ پکڑ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اس طرح اقوام عالم کا لسانی اتحاد تکمیل کو پہنچ جائے گا

ہر خوشی کے موقع پر خانہ خدا کی تعمیر کا بیان

حسب ذیل احباب جماعت نے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں شکرانہ کے طور پر مساجد فنڈ میں رقوم جمع کراتے ہوئے درخواست کی ہے کہ ان کے نیک مقاصد کو اللہ تعالیٰ پورا کرے اور دنیا و آخرت میں کامیاب کرے پس قارئین کرام ان کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ولد مرزا محمد حنیف صاحب تحصیلدار [illegible]
(امتحان میں اعلیٰ کامیابی پر) ۱۵/- روپے

مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب
راجپوت۔ موضع رتیاں
ضلع شیخوپورہ
اپنے اور بہن بھائیوں کی دینی و دنیاوی بہتری کے لئے ۳۱/-

(وکیل المال اول)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائے توجہ عطیہ دہندگان فضل عمر ہسپتال ربوہ

مندرجہ ذیل احباب عرصہ سے فضل عمر ہسپتال کو ماہانہ رقوم (نادار مریضان - عطیہ ہسپتال فنڈ، تعمیر ہسپتال) بھجوا رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت ان احباب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے ان کے اخلاص، مال، وقت میں بہت بہت برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار نے فیصلہ کیا ہے کہ جو احباب ماہانہ رقوم بھجوا رہے ہیں ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جایا کریں۔ یہ فہرست نامکمل شائع ہو رہی ہے لہذا احباب فوری طور پر اپنے نام تحریر فرمائیں جو رقوم ماہانہ بھجوا رہے ہیں یا بھجواتے رہیں گے تا ان کا نام اس فہرست میں لکھا جا سکے اور دعا کے لئے نام شائع کئے جا سکیں۔ جن کے نام شائع کئے جا رہے ہیں ان کی طرف سے بھی ہمیں اطلاع ملنی چاہیئے کہ ان کا نام اس فہرست میں درست ہے۔ (چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق جج عالمی عدالت۔
" ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب آف لندن۔
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم میاں محمد محسن صاحب مرحوم آئیکل ملز لائلپور۔
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔
محترم فضل الرحمٰن صاحب نعیم جنرل مینیجر بنوں شوگر ملز۔
" سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب ٹریٹمنٹ پلانٹ کراچی۔
" چوہدری محمد طفیل صاحب دوہا کاہلواں ضلع سیالکوٹ۔
" نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ کراچی۔
محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ ۲۷/۳ اے محمد علی سوسائٹی کراچی نمبر ۸۔
" مجیدہ بیگم صاحبہ شاہ نواز لمیٹڈ کراچی نمبر ۸۔
محترم لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک صاحب۔
" محمد امین خان صاحب منشیاں محلہ بنوں شہر صوبہ سرحد پاکستان۔
محترمہ بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی نمبر ۸۔
" بیگم اہلیہ عنایت صاحبہ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی نمبر ۳۳۔
محترم ملک فضل حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جوترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
محترمہ امۃ الحئی خالد صاحبہ المنیر 37/8 محمد علی سوسائٹی کراچی۔
محترم محمد یامین صدیقی صاحب بابو بازار راولپنڈی۔
ملک عبد الرب صاحب ربوہ۔
" چوہدری عبد الحق صاحب مصری شاہ۔ لاہور۔
" حفیظ احمد صاحب مینیجر P.I.A ربوہ۔
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی۔ کراچی۔
" فضل حق خان صاحب ۴۴/۷ ۱۳ فیڈرل بی ایریا کراچی۔

دعائے مغفرت

۲۰ جولائی کو میرے عزیز بھائی عبد الکریم صاحب جو محترم عبد العزیز صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے فرزند تھے بقضائے الٰہی فوت ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بڑے مخلص، پابندِ صوم وصلوٰۃ، دعاگو اور بشاشتِ ایمانی رکھنے والے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جوارِ رحمت میں لے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد صدیق قریشی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولئے نیز اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھئے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل، ربوہ)

یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

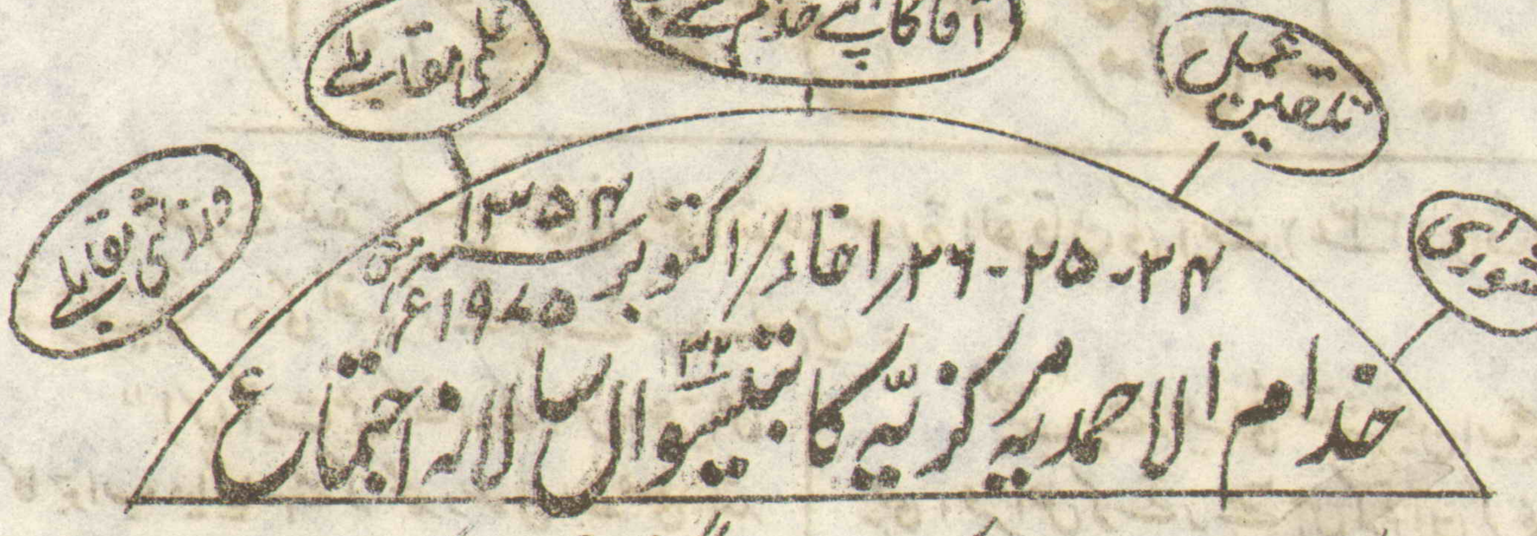

قائدین مجالس اور خدام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان تبدیلی نام

تمام احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ خاکسار نے اپنا نام بشیر احمد نذیر سے بدل کر بشیر احمد رکھا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ (بشیر احمد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیٹی طاہرہ نزہت شدید گرمی کی وجہ سے اچانک دل کی کمزوری کا شکار ہو گئی اور بے ہوش ہو گئی ہے۔ حالت تشویشناک ہے اور ابھی تک ہوش میں نہیں آئی۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور آئندہ بھی ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (حکیم نور علی خان حلقہ سول لائن لاہور)

۲۔ میں ان دنوں ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری ان پریشانیوں کو دور فرمائے اور سکون واطمینان عطا فرمائے۔ آمین (عبد الحلیم شاکر ابن ملک عبد الحکیم خان صاحب کراچی)

۳۔ میری خالہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب حافظ آباد گلے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عبد الخالق نصرت آرٹ پریس ربوہ)

۴۔ میری خالہ صاحبہ الحاجہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی نور محمد صاحب رضی مرحوم کی دوسری آنکھ کا اپریشن کوئٹہ میں ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب ہونے اور نظر بحال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دوسرے برخوردار حنیف الرحمان صاحب سنوری کو لنڈن میں پاؤں پر ورم آنے اور ٹانگ میں گلٹیاں ہونے سے بہت تکلیف ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ۳۶-۴/۳۲ بینی روڈ۔ کوئٹہ)

۵۔ ڈاکٹر محمود احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور شدید بیماری کی حالت میں میو ہسپتال کے پرائیویٹ وارڈ میں داخل ہوئے ہیں۔ مرض کی ابھی تک ڈاکٹر صحیح طور پر تشخیص نہیں کر سکے۔ کمزوری بہت بڑھ چکی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عرفان صادق ربوہ)

۶۔ مکرم عبد الرحیم یونس صاحب آف چٹاگانگ کا ہرنیا کا آپریشن دو دفعہ ہو چکا ہے۔ اب پھر شدید تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک فوری طور پر آپریشن ہونا ضروری ہے۔ احباب جماعت آپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد المجید زعیم اعلیٰ انصار اللہ۔ مارٹن روڈ کراچی)

قائدین مجالس! حل شدہ پرچہ جات اطفال وخدام فوری طور پر بھجوا کر ممنون فرمائیں (مہتمم تعلیم)

سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوگیا

قرآن مجید کے متعلق مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت (۳۳) وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ...... وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا ۰ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں کفار کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوگیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حسب موقع خود تصنیف کر لیتے ہیں۔ فرماتا ہے یہ تو درست ہے کہ واقعہ میں یہ قرآن ایک ہی دفعہ نہیں اترا بلکہ آہستہ آہستہ ایک لمبی مدت میں نازل ہوا ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اس طریق سے تیرے دل کو ثبات بخشنا چاہتے ہیں اور پھر ہم نے اس کی ترتیب بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی رکھی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کو آہستہ آہستہ نازل کرنے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ کوئی بات جو اعتراض کے طور پر یہ لوگ بیان کر دیتے ہیں تو ہم اس کے مقابلہ میں حق اور بہتر تفسیر قرآن کریم میں بیان کر دیتے ہیں۔

تعجب ہے کہ عیسائی مستشرقین اب بھی یہی اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونا بتاتا ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تصنیف ہے۔ آخر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ اپنا کلام ٹکڑے ٹکڑے کرکے نازل کرتا اُسے تو اگلا پچھلا سب حال معلوم ہوتا ہے اور وہ اپنا کلام یکدم بھی نازل کر سکتا ہے۔ اس کا آہستہ آہستہ ایک کتاب کی صورت میں مرتّب ہونا بتاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے جیسے حالات پیش آتے جاتے تھے ویسا ہی وہ اُن کا قرآن کریم میں ذکر کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے کلام کے نزول کے لئے یہ طریق اس لئے اختیار کیا ہے کہ ہم اس کے ذریعہ تیرے دل کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ گویا قرآن کریم کا ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونا خدا تعالیٰ کی کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو ثبات اور طاقت حاصل ہو۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے آہستہ آہستہ نازل ہونے سے آپؐ کے دل کی مضبوطی کس طرح ہو سکتی تھی۔ سو اس کے متعلق چند امور کا بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک ہی دفعہ سارا قرآن نازل ہو جاتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے استدلال کرتے رہتے تو آپؐ کے دل کو ایسی تقویت حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ جیسے کسی امر کے متعلق فوراً کلام الٰہی کے اُترنے سے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو لطف اس میں آتا ہوگا کہ آپؐ کوئی کام کرتے اور اس کے متعلق اسی وقت وحی نازل ہو جاتی اور خدا تعالیٰ اپنی مرضی اور منشاء کا اظہار کر دیتا۔ وہ لطف ہمیں اجتہاد سے کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ آپؐ کو تو جب بھی کوئی اہم واقعہ پیش آتا اسکے متعلق آپؐ پر کلام الٰہی نازل ہو جاتا اور اس طرح آپؐ کو معلوم ہو جاتا کہ اس بارہ میں خدا تعالیٰ کا کیا منشاء ہے۔ اگر اجتہاد سے ہی آپؐ آیاتِ قرآنیہ کو کسی واقعہ پر چسپاں کرتے تو اس سے آپؐ کو وہ لطف نہ آتا جو اس صورت میں آتا تھا۔

(۲) قرآن کریم کا آہستہ آہستہ نزول تثبیت فؤاد کا اس طرح بھی موجب بنا کہ جو کتاب ساری دنیا کے عمل کے لئے آئی ہو اُسے محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر قرآن ایک ہی دفعہ سارے کا سارا نازل ہو جاتا تو اُسے وہی شخص حفظ کر سکتا جو اس کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتا لیکن آہستہ آہستہ اُترنے کے نتیجہ میں سینکڑوں لوگ اس کو یاد کرنے کے لئے تیار ہوگئے اور اپنے دوسرے کاروبار کے ساتھ اسے بھی حفظ کرتے گئے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل اس یقین سے لبریز ہو گیا کہ یہ کتاب ضائع نہیں ہوگی بلکہ قیامت تک محفوظ رہے گی۔ یہی وجہ تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بہت کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے تھے جنہیں قرآن کریم حفظ تھا مگر اب اس نسبت کے لحاظ سے کم ہوتے ہیں اس لئے کہ تھوڑا تھوڑا نازل ہونے کی وجہ سے بہت لوگ اُسے ساتھ ساتھ یاد کرتے جاتے تھے۔ (باقی)

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب پی ایچ ڈی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی ۳/ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار بوقت ساڑھے سات بجے شام لاہور میں انتقال کر گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بیٹے عزیز چوہدری ادریس احمد صاحب ان کی نعش بذریعہ ایمبولینس ۴/ اگست کو صبح تقریباً آٹھ بجے ربوہ لائے۔ استاذی المکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی دعا فرمائی۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم ۱۱/ نومبر ۱۹۱۲ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصبہ شاہ کوٹ ونکو در ضلع جالندھر میں حاصل کرنے کے بعد زراعتی کالج لائلپور سے ایم۔ ایس سی، بعد میں پی ایچ ڈی کیا۔ ان کا تعلیمی ریکارڈ نہایت شاندار اور امتیازی رہا۔ بہت سے نقرئی وطلائی تمغے حاصل کئے۔ بعد ازاں اپنی ملازمت سے استعفیٰ دیکر قادیان چلے گئے اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۰ء تک یہ خدمت انجام دی جس کے بعد وہاں سے فارغ ہوگئے۔ کاروباری نقصانات کے باعث انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے تنہائی پسند ہو گئے مگر تہجد، قرآن کریم کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ روزانہ باقاعدگی سے آخر دم تک جاری رہا۔ اپنے حلقۂ احباب میں تبلیغ کا موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے عزیز چوہدری منیر احمد فرخ ٹیلیفون انجینئر آجکل مغربی جرمنی میں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ اسی طرح ان کی دونوں بچیاں بیرونِ ملک مشرقی افریقہ میں ہیں۔ چھوٹا لڑکا عزیز میجر عثمان احمد ترمک میں تھے اور وہ بھی جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے وفات کے وقت صرف ایک لڑکا عزیز چوہدری ادریس احمد اور ان کی والدہ گھر میں تھیں۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ برادرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل وعیال اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ناصر الدین

آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک ۱۰۵۴۹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس ۵۹ عدد رسیدیں جاری ہو چکی ہیں جماعت احمدیہ لاہور شہر سے ضائع ہو گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو جائے تو از راہِ کرم نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

الفضل آپ کا جماعتی آرگن ہے اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴